اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تربیت اولاد کے طریق۔۱

☆ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۔﴿الروم: ۳۱﴾

ترجمہ: یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔

☆حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''ہر بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی بنادیتے ہیں یا عیسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں'' ۔

(بخاری کتاب الجنائز)

☆حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''.......اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے، مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور اُن کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں، نہ کبھی اُن کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدّنظر رکھتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۶۲)

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہ تربیت اولاد کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1: بچہ کے پیدا ہونے پر سب سے پہلی تربیت اذان ہے۔

2: یہ کہ بچہ کو صاف رکھا جائے۔ پیشاب پاخانہ فوراً صاف کر دیا جائے۔ شاید بعض لوگ یہ کہیں یہ کام تو عورتوں کا ہے یہ صحیح ہے۔ مگر پہلے مردوں میں یہ خیال پیدا ہوگا تو پھر عورتوں میں ہوگا۔ پس مردوں کا کام ہے کہ عورتوں کو یہ باتیں سمجھائیں کہ جو بچہ صاف نہ رہے اس میں صاف خیالات کہاں آئیں گے۔ مگر دیکھا گیا ہے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ مجلس میں اگر بچہ کو پاخانہ آئے تو کپڑے پر پھرا کر عورتیں کپڑا بغل میں دبا لیتی ہیں اور قادیان کے اردگرد کی دیہاتی عورتوں کو تو دیکھا ہے، جوتی میں پاخانہ پھرا کر اِدھر اُدھر پھینک دیتی ہیں جب بچہ کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا تو باطنی صفائی کس طرح ہوگی؟ لیکن اگر بچہ ظاہر میں صاف ہو تو اس کا اثر اس کے باطن پر پڑے گا اور اس کا باطن بھی پاک ہوگا۔ کیونکہ غلاظت کی وجہ سے جو گناہ پیدا ہوتے ہیں اُن سے بچا رہے گا۔ یہ بات طب کی رو سے ثابت ہوگئی ہے کہ بچہ میں پہلے گناہ غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بچہ کا اندام نہانی صاف نہ ہو تو بچہ اُسے کُھجلاتا ہے۔ اس سے وہ مزا محسوس کرتا اور اس طرح اُسے شہوانی قوت کا احساس ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ کو صاف رکھا جائے اور جوں جوں وہ بڑا ہو اسے بتایا جائے کہ ان مقامات کو صفائی کے لئے دھونا ضروری ہوتا ہے۔ تو وہ شہوانی برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ تربیت بھی پہلے دن سے شروع ہونی چاہیے۔ (انوار العلوم جلد ۹ منہاج الطالبین صفحہ ۲۰۲)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

مدرس ....

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ   بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تربیت اولاد کے طریق۔۲

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہ تربیت اولاد کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

3: غذا بچہ کو وقت مقررہ پر دینی چاہئے۔اس سے بچہ میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خواہشات کو دبا سکتا ہے اور اس طرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔چوری، لوٹ کھسوٹ وغیرہ بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں کیونکہ ایسے انسان میں جذبات پر قابو رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی۔اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا۔ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہئے اور بڑی عمر کے بچوں میں یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ وقت پر کھانا دیا جائے۔اس سے یہ صفات پیدا ہوتی ہیں۔(۱) پابندی وقت کا احساس۔(۲) خواہش کو دبانا۔(۳) صحت۔(۴) مل کر کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔کیونکہ ایسے بچوں میں خود غرضی اور نفسانیت نہ ہوگی جب کہ وہ سب کے سب ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے۔(۵) اسراف کی عادت نہ ہوگی۔جو بچہ ہر وقت کھانے کی چیزیں لیتا رہتا ہے وہ ان میں سے کچھ ضائع کرے گا کچھ کھائے گا لیکن اگر مقررہ وقت پر مقررہ مقدار میں اسے کھانے کی چیز دی جائے گی تو وہ اس میں سے کچھ ضائع نہیں کرے گا۔پس اس طرح بچہ میں تھوڑی چیز استعمال کرنے اور اسی سے خواہش کے پورا کرنے کی عادت ہوگی (۶) لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت ہوگی۔مثلاً بازار میں چلتے ہوئے بچہ ایک چیز کو دیکھ کر کہتا یہ لینی ہے۔اگر اُس وقت اسے نہ لے کر دی جائے تو وہ اپنی خواہش کو دبا لے گا اور پھر بڑا ہونے پر کئی دفعہ دل میں پیدا شدہ لالچ کا مقابلہ کرنے کی اس کو عادت ہو جائے گی۔اسی طرح گھر میں چیز پڑی ہو اور بچہ مانگے تو کہہ دینا چاہئے کہ کھانے کے وقت پر ملے گی۔اس سے بھی اس میں یہ قوت پیدا ہو جائے گی کہ نفس کو دبا سکے گا۔زمیندار گنّے، مولی، گاجر، گڑ وغیرہ کے متعلق اسی طرح کر سکتے ہیں۔

4: بچہ کو مقررہ وقت پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔یہ اس کی صحت کے لئے بھی مفید ہے لیکن اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء میں وقت کی پابندی کی حِس پیدا ہو جاتی ہے۔وقت مقررہ پر پاخانہ پھرنے سے انتڑیوں کو عادت ہو جاتی ہے اور پھر مقررہ وقت پر ہی پاخانہ آتا ہے۔یورپ میں تو بعض لوگ حاجت سے وقت بتا دیتے ہیں کہ اب یہ وقت ہوگا کیونکہ مقررہ وقت پر انہیں پاخانہ کی حاجت محسوس ہوتی ہے تو بچہ کے لئے یہ بہت ضروری بات ہے۔وقت پر کام کرنے والے بچہ میں نماز، روزہ کی پختہ عادت پیدا ہو جاتی ہے۔اور قومی کاموں کو پیچھے ڈالنے کی عادت نہیں پیدا ہوتی۔علاوہ ازیں بے جا جوش دب جاتے ہیں کیونکہ بے جا جوش کا ایک بڑا سبب بے وقت کام کرنے کی عادت ہے۔خصوصاً بے وقت کھانا کھانا۔مثلاً بچہ کھیل کود میں مشغول ہوا۔وقت پر ماں نے کھانا کھانے کے لئے بلایا مگر نہ آیا۔پھر جب آیا تو ماں نے کہا ٹھہر و کھانا گرم کردوں۔چونکہ اسے اس وقت بھوک لگی ہوئی ہوتی ہے۔اس لئے وہ روتا چلاّتا اور بے جا جوش ظاہر کرتا ہے۔کیونکہ وہ اس وقت کھانے کے لئے آتا ہے۔جب اس سے بھوک دبائی نہیں جاتی اس وجہ سے نہایت شور کرتا ہے۔

5: اس طرح غذا اندازہ کے مطابق دی جائے۔اس سے قناعت پیدا ہوتی ہے اور حرص دور ہوتی ہے۔ (انوار العلوم جلد ۹ منہاج الطالبین صفحہ ۲۰۲ تا ۲۰۳)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مدرس..........................

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ　　　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تربیت اولاد کے طریق۔۳

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہ تربیت اولاد کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

6: قسم قسم کی خوراک دی جائے۔ گوشت، ترکاریاں اور پھل دیئے جائیں کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف اقسام کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ پس مختلف اخلاق کے لئے مختلف غذاؤں کا دیا جانا ضروری ہے۔ ہاں بچپن میں گوشت کم اور ترکاریاں زیادہ ہونی چاہئیں۔ کیونکہ گوشت ہیجان پیدا کرتا ہے اور بچپن کے زمانہ میں ہیجان کم ہونا چاہئے۔

7: جب بچہ ذرا بڑا ہو تو کھیل کود کے طور پر اس سے کام لینا چاہئے۔ مثلاً یہ کہ فلاں برتن اُٹھا لاؤ۔ یہ چیز وہاں رکھ آؤ۔ یہ چیز فلاں کو دے آؤ۔ اسی قسم کے اور کام کرانے چاہیں ہاں ایک وقت تک اسے اپنے طور پر کھیلنے کی بھی اجازت دینی چاہئے۔

8: بچہ کو عادت ڈالنی چاہئے کہ وہ اپنے نفس پر اعتبار پیدا کرے۔ مثلاً چیز سامنے ہو اور اُسے کہا جائے ابھی نہیں ملے گی، فلاں وقت ملے گی، یہ نہیں کہ چُھپا دی جائے، کیونکہ اس نمونہ کو دیکھ کر وہ بھی اسی طرح کرے گا اور اس میں چوری کی عادت پیدا ہو جائے گی۔

9: بچہ سے زیادہ پیار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ زیادہ چومنے چاٹنے کی عادت سے بہت سی برائیاں بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس مجلس میں وہ جاتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ لوگ پیار کریں اس سے اس میں اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

10: ماں باپ کو چاہئے کہ ایثار سے کام لیں۔ مثلاً اگر بچہ بیمار ہے اور کوئی چیز اُس نے نہیں کھانی تو وہ بھی نہ کھائیں اور نہ گھر میں لائیں بلکہ اُسے کہیں کہ تم نے نہیں کھانی اس لئے ہم بھی نہیں کھاتے۔ اس سے بچہ میں بھی ایثار کی صفت پیدا ہوگی۔

11: بیماری میں بچہ کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ بُزدلی، خودغرضی، چڑچڑاہٹ جذبات پر قابو نہ ہونا اس قسم کی برائیاں اکثر لمبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ کئی لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو بُلا بُلا کر پاس بٹھاتے ہیں۔ لیکن کئی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی اُن کے پاس سے گزرے تو کہہ اٹھتے ہیں ارے دیکھتا نہیں' اندھا ہو گیا ہے۔ یہ خرابی لمبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بیماری میں بیمار کو آرام پہنچانیکی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے وہ آرام پانا اپنا حق سمجھ لیتا ہے اور ہر وقت آرام چاہتا ہے۔

12: بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں۔ اس سے ان میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسے انسان بڑے ہو کر بہادری کے کام نہیں کر سکتے۔ اگر بچے میں بزدلی پیدا ہو جائے۔ تو اُسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں۔ اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھِلانا چاہئے۔

13: بچہ کو اپنے دوست خود نہ چننے دیئے جائیں۔ بلکہ ماں باپ چنیں اور دیکھیں کہ کن بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ اس میں ماں باپ کو بھی یہ فائدہ ہوگا کہ وہ دیکھیں گے کن کے بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ دوسرے ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا کیونکہ جب خود ماں باپ بچہ سے کہیں گے کہ فلاں بچوں سے کھیلا کرو تو اس طرح ان بچوں کے اخلاق کی نگرانی بھی کریں گے۔ (انوار العلوم جلد ۹ منہاج الطالبین صفحہ ۲۰۴)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مدرس ....

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تربیت اولاد کے طریق۔۴

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّ راللہ مرقدہ تربیت اولاد کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

14: بچہ کو اس کی عمر کے مطابق بعض ذمہ داری کے کام دیئے جائیں تا کہ اس میں ذمہ داری کا احساس ہو۔ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک باپ کے دو بیٹے تھے۔اس نے دونوں کو بُلا کر اُن میں سے ایک کو سیب دیا اور کہا بانٹ کر کھالو۔جب وہ سیب لے کر چلنے لگا تو باپ نے کہا جانتے ہو کس طرح بانٹنا ہے۔اس نے کہا نہیں۔باپ نے کہا جو بانٹے وہ تھوڑا لے اور دوسرے کو زیادہ دے۔یہ سن کر لڑکے نے کہا پھر دوسرے کو دیں کہ وہ بانٹے۔معلوم ہوتا ہے اس لڑکے میں پہلے ہی بری عادت پڑ چکی تھی لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کو سمجھتا تھا کہ اگر ذمہ داری مجھ پر پڑی تو مجھے دوسرے کو اپنے پر مقدم کرنا پڑے گا۔اس عادت کے لئے بعض کھیلیں نہایت مفید ہیں۔جیسے کہ فٹ بال وغیرہ۔

مگر کھیل میں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کوئی بری عادت نہ پڑے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ اپنے بچے کی تائید کرتے ہیں اور دوسرے کے بچہ کو اپنے بچہ کی بات ماننے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔اس طرح بچہ کو اپنی بات منوانے کی ضدّ پڑ جاتی ہے۔

15: بچہ کے دل میں یہ بات ڈالنی چاہئے کہ وہ نیک ہے اور اچھا ہے۔رسول کریم ﷺ نے کیا نکتہ فرمایا ہے کہ بچہ کو گالیاں نہ دو کیونکہ گالیاں دینے پر فرشتہ کہتے ہیں ایسا ہی ہو جائے اور وہ ہو جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے اعمال کے نتائج پیدا کرتے ہیں۔جب بچہ کو کہا جاتا ہے کہ تُو بد ہے تو وہ اپنے ذہن میں یہ نقشہ جمالیتا ہے کہ میں بَد ہوں اور پھر وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔پس بچہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں بلکہ اچھے اخلاق سکھانے چاہئیں اور بچہ کی تعریف کرنی چاہئے۔

آج صبح میری لڑکی پیسہ مانگنے آئی۔جب میں نے پیسہ دیا تو بایاں ہاتھ کیا۔میں نے کہا یہ تو ٹھیک نہیں، کہنے لگی ہاں غلطی ہے پھر نہیں کروں گی۔اسے غلطی کا احساس کرانے سے فوراً احساس ہو گیا۔

16: بچہ میں ضد کی عادت نہیں پیدا ہونے دینی چاہئے۔اگر بچہ کسی بات پر ضد کرے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کسی اور کام میں اسے لگا دیا جائے اور ضد کی وجہ معلوم کر کے اسے دور کیا جائے۔

17: بچہ سے ادب سے کلام کرنا چاہئے۔بچہ نقّال ہوتا ہے، اگر تم اُسے تُو کہہ کر مخاطب کرو گے تو وہ بھی تُو کہے گا۔

18: بچہ کے سامنے جھوٹ، تکبر اور تُرش روئی وغیرہ نہ کرنا چاہئے، کیونکہ وہ بھی یہ باتیں سیکھ لے گا۔عام طور پر ماں باپ بچہ کو جھوٹ بولنا سکھاتے ہیں۔ماں نے بچہ کے سامنے کوئی کام کیا ہوتا ہے مگر جب باپ پوچھتا ہے تو کہہ دیتی ہے میں نے نہیں کیا۔اس سے بچہ میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔میرا یہ مطلب نہیں کہ بچہ کی غیر موجودگی میں ماں باپ یہ کام کریں بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو ہر وقت اِن عیبوں سے نہیں بچ سکتے وہ کم سے کم بچوں کے سامنے ایسے فعل نہ کریں تا مرض آگے نسل کو بھی مبتلاء نہ کرے۔ (انوار العلوم جلد ۹ منہاج الطالبین صفحہ ۲۰۴ تا ۲۰۶)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مدرس..........................

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تربیت اولاد کے طریق۔۵

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہ تربیت اولاد کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

19: بچہ کو ہرقسم کے نشہ سے بچایا جائے۔نشوں سے بچہ کے اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں۔اس وجہ سے جھوٹ کی بھی عادت پیدا ہوتی ہے۔اورنشہ پینے والا اندھادھند تقلید کا عادی ہو جاتا ہے۔ایک شخص حضرت خلیفہ اوّل کا رشتہ دار تھا وہ ایک دفعہ ایک لڑکے کو لے آیا اور کہتا تھا اِسے بھی میں اپنے جیسا ہی بنالوں گا۔وہ نشہ وغیرہ پیتا اور مذہب سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔حضرت خلیفہ اوّل نے اُسے کہا تم تو خراب ہو چکے ہو اِسے کیوں خراب کرتے ہو،مگر وہ باز نہ آیا۔ایک موقع پر آپ نے اُس لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور اُسے سمجھایا کہ تمہاری عقل کیوں ماری گئی ہے۔اِس کے ساتھ پھرتے ہو،کوئی کام سیکھو۔آپ کے سمجھانے سے وہ لڑکا اُسے چھوڑ کر چلا گیا۔مگر کچھ مدت کے بعد وہ ایک اور لڑکا لے آیا۔اور آ کر حضرت خلیفہ اوّل سے کہنے لگا۔اَب اِسے خراب کروتو جانوں۔اُس کے نزدیک یہی خراب کرنا تھا کہ اُس کے قبضہ سے نکال دیا جائے۔حضرت خلیفہ اوّل نے بہتیرا اس لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ مجھ سے روپیہ لے لو اور کوئی کام کرو،مگر اُس نے نہ مانا۔آخر آپ نے اُس شخص سے پوچھا اِسے تم نے کیا کِیا ہے۔تو وہ کہنے لگا اس کو میں نشہ پلاتا ہوں اور اس وجہ سے اس میں ہمت ہی نہیں رہی کہ میری تقلید کو چھوڑ سکے۔غرض نشہ سے اقدام کی قوت ماری جاتی ہے۔

جھوٹ سب سے خطرناک مرض ہے کیونکہ اس کے پیدا ہونے کے ذرائع نہایت باریک ہیں۔اِس مرض سے بچہ کو خاص طور پر بچانا چاہئے۔بعض ایسے اسباب ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ مرض آپ ہی آپ بچہ میں پیدا ہوجاتا ہے مثلاً یہ کہ بچہ کا دماغ نہایت بلند پرواز واقع ہوا ہے وہ جو بات سنتا ہے آپ ہی اُس کی ایک حقیقت بنالیتا ہے۔ہماری ہمشیرہ بچپن میں روز ایک لمبی خواب سنایا کرتی تھیں ہم حیران ہوتے کہ روز اِسے کس طرح خواب آجاتی ہے آخر معلوم ہوا کہ سونے کے وقت جو خیال کرتی تھیں وہ اُسے خواب سمجھ لیتی تھیں۔تو بچہ جو کچھ سوچتا ہے اُسے واقعہ خیال کرنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ اُسے جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے اِس لئے بچہ کو سمجھاتے رہنا چاہئے کہ خیال اَور چیز ہے اور واقعہ اَور چیز ہے۔اگر خیال کی حقیقت بچہ کے اچھی طرح ذہن نشین کردی جائے۔تو بچہ جھوٹ سے بچ سکتا ہے۔

20: بچوں کو علیحدہ بیٹھ کر کھیلنے سے روکنا چاہئے۔

21: ننگا ہونے سے روکنا چاہئے۔

22: بچوں کو عادت ڈالنی چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطی کا اقرار کریں اور اس کے طریق یہ ہیں۔(۱) اُن کے سامنے اپنے قصوروں پر پردہ نہ ڈالا جائے۔(۲) اگر بچہ سے غلطی ہوجائے تو اس سے اس طرح ہمدردی کریں کہ بچہ کو یہ محسوس ہو کہ میرا کوئی سخت نقصان ہوگیا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ مجھ سے ہمدردی کررہے ہیں اور اُسے سمجھانا چاہئے کہ دیکھو اِس غلطی سے یہ نقصان ہوگیا ہے ۔(۳) آئندہ غلطی سے

بچانے کے لئے بچہ سے اس طرح گفتگو کی جائے کہ بچہ کو محسوس ہو کہ میری غلطی کی وجہ سے ماں باپ کو تکلیف اُٹھانی پڑی ہے۔ مثلاً بچہ سے جو نقصان ہوا ہو وہ اس کے سامنے اس کی قیمت وغیرہ ادا کرے اِس سے بچہ میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ نقصان کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ کفارہ نہایت گندہ عقیدہ ہے مگر میرے نزدیک بچہ کی اس طرح تربیت کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔(۴) بچہ کو سرزنش الگ لے جا کر کرنی چاہیے۔

23: بچہ کو کچھ مال کا مالک بنانا چاہئے۔اس سے بچہ میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں ۔(۱) صدقہ دینے کی عادت (۲) کفایت شعاری (۳) رشتہ داروں کی امداد کرنا مثلاً بچہ کے پاس تین پیسے ہوں تو اُسے کہا جائے ایک پیسہ کی کوئی چیز لاؤ اور دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر کھاؤ۔ایک پیسہ کا کوئی کھلونا خرید لو اور ایک پیسہ صدقہ میں دے دو۔

(انوار العلوم جلد ۹ منہاج الطالبین صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۷)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ